

PARHLO PAKISTAN

اب آپ ہر قسم کے ناول ہماری ویب سائٹ
سے مفت حاصل کر سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ ہماری ویب سائٹ ناولز رہٹرز کے لئے آفر
بھی دیتی ہے۔ اگر آپ لکھنے کے شائق ہیں تو ہم سے رابطہ
کریں۔ آپ کے ناولز کے علاوہ ناول کے بہترین ہونے
پر آپ کو کیش پرائز بھی دیں گے

ابھی اپنا ناول EMAIL کریں اور اپنے لکھاری ہونے کا فائدہ اٹھائیں۔

WHATSAPP GROUP : 0318-9992829

PARHLO.COM.PK@GMAIL.COM

وعدہ معاف گواہ

عاشقہ نصیر

دنیا میں اکثر جرائم کی شروعات یا تو عورت یا دولت کی وجہ سے ہوتی ہے... جسے پانے کے لیے منفی سوچ کے لوگ بڑے بڑے پلان بناتے ہیں اور بغض اوقات بظاہر کامیاب بھی ہو جاتے ہیں... اس کے باوجود کوئی نہ کوئی سقم ایسا رہ جاتا ہے جہاں سے قانون اندر داخل ہوتا ہے... وہ بھی ایک ایسا ہی مجرم تھا جس نے دولت کے حصول کے لیے انتہائی فضول پلاننگ کی اور آخر میں ببول کے سوا اسے کچھ نہ ملا... کیونکہ یہی تو قدرت کا اصول ہے...

دیر سے بچ بولنے والے ایک وعدہ معاف گواہ کی

سزا کا قصہ.....

”اوہ گاڈ، اینڈ نیو اتم یہاں کیسے پہنچے، لڑکے؟“
ایڈنیوٹیشنی نے جواب نہیں دیا۔ ایک گولی اس کے سینے پر بائیں جانب لگی تھی اور دوسری گولی اس کی کھوپڑی کا کچھ حصہ اڑ گیا تھا۔ ایسے میں وہ جواب دیتا تو یہ ایک مجزرہ ہی ہوتا۔ دل کے ساتھ ساتھ دماغ پر بھی ایک شاٹ۔ یعنی قاتل اس کے بچنے کا ایک فیصد چانس بھی باقی نہیں رہنے دینا چاہتا تھا۔

”کیا تم اسے جانتے ہو لیٹینٹ؟“ سارجنٹ برٹن نے شیڈر لیٹ سیڈ ان کی ڈرائیور سائڈ کا دروازہ کھولتے ہوئے پوچھا۔



میں بھی پانچ سو روپے پر تھا۔ اس کا سر کھڑکی کی طرف جھکا ہوا تھا۔

”اگر تم تارچھ اینڈ میس جو اٹھکھٹا چاہتے ہو تو تم اینڈ میس مینجی کو ضرور جانتے ہو گے۔“ لیفٹیننٹ ڈیوئل ہوکل نے فٹ پاتھ پر کھڑے ہو کر سڑک کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

نومبر کی اس سردی میں وہ جس جگہ موجود تھے وہاں ایک طرف پارک اور دوسری طرف اپارٹمنٹس کی ایک قطار تھی جن کی کچھ کھڑکیوں پر لگے بیروں سے سردی کے سینرز بتا رہے تھے کہ خاندان کا ایک رکن فعال فوجی سروس میں ہے۔ کچھ پر گولڈ اسٹار تھے جس کا مطلب تھا کہ اس کھڑکی کوئی فرد بھی کھڑ نہیں آسکے گا۔

برینن گاڑی کی تلاش لینے لگا۔ گھٹنے ٹیکتے ہوئے سیٹوں کے نیچے دیکھنے کے لیے جھکا۔ ڈیوئل نے اپنے فیلڈ راپسٹ کو ماتے پر جھکا یا اور اپنے ٹریچ کوٹ کا کالر اونچا کیا۔ وہ حیران تھا کہ اینڈ میس جیسا ایک چھوٹا سا غنڈا یہاں مٹائین میں کیوں آہنچا جو اس کے معمول کے اسٹاپنگ گراؤنڈ سے دس میل دور ہے۔

”دیکھو لیفٹیننٹ!“ برینن نے کہا۔ اس نے اپنے دستانے والے ہاتھ کی دو انگلیوں سے ایک ریو اور پکڑ رکھا تھا۔ ”یہ ڈرائیونگ سیٹ کے نیچے سے ملا۔“

”تو مطلب یہ کوئی سیدھا سادہ قاتل نہیں۔“ ڈیوئل بڑبڑایا۔ ”کسی نے اینڈ میس کو صرف مارنے کے لیے یہاں بلا یا اور پھر آکر لالہ بھی یہیں چھوڑ دیا جس کا مطلب ہے کہ کوئی پرنٹ نہیں ہوگا۔“

”کسی پر ڈیوئل کا کام لگتا ہے۔“ برینن نے کہا۔

”گزشتہ رات کافی سردی تھی۔ اگر قاتل نے دستانے پہنے تھے تو تیشی کو اس پر شک نہیں ہوگا۔“

”نہیں یہاں کیوں؟“ برینن نے کہا۔

”پرسکون علی ایک طرف پارک ہے۔“

”زبانی بس تمہاری ہی دوری پر ہے اس لیے قاتل کو ٹھٹھے میں کوئی مشکل نہیں ہوئی ہوگی۔“

”یاسی نے اسے پک کیا ہو۔“ ڈیوئل نے کہا۔

”لاش کو پیلے کس نے دیکھا؟“

”ایک لڑکا جو اپنے کتے کے ساتھ مارنگ واک پر نکلا تھا۔“ برینن نے کہا۔ ”اس نے ساڑھے چھ بجے کے قریب فون کیا۔“

ڈیوئل نے کہا۔ ”کیا جسم اڑا ہوا ہے؟“

”ہاں، لیکن اس مرد مسموم میں یہ ہمیں زیادہ کچھ نہیں

بتانا۔ گولی آدمی رات کے قریب ماری گئی ہے، جہاں تک میرا اندازہ ہے۔“ بریئن نے کہا۔

”تم یہیں رہو اور ایسولنس کا انتظار کرو۔“ ڈیٹل نے کہا۔ ”اور جتنی بناؤ کہ اس گاڑی کے گیراج میں آتے ہی اس کے فنگر پرنٹس لے لیے جائیں گے۔“

”میں روٹین جانتا ہوں، لیفٹیننٹ۔“ بریئن نے کہا۔ ”جہیں لگتا ہے کہ کوئی گینگ وار شروع ہوگئی ہے؟“

”اب اینڈ نو اتاتا، ہم ٹیکنیکل نہیں تھا کہ اس کی موت سے کوئی گینگ وار چمڑے لگن یوں لگ رہا ہے جیسے اس کے ہاتھ کچھ ہڑا لگا تھا۔ اتنا بڑا کہ اسے اپنی جان سے ہاتھ دھوئے پڑے۔“ ڈیٹل ٹھوڑی سہلاتے ہوئے پرسوج لہجہ میں بولا۔

”تمہارا مطلب بینک ٹراک ڈکیتی ہے؟“ بریئن نے کہا۔ اس کی آواز تقریباً ایک سرکوشی جیسی تھی حالانکہ اس پاس کوئی نہیں تھا۔

یہ سارا ہفتہ بڑی خبر رہی، یہاں تک کہ جنگ کی خبریں کو بھی مسٹر اول سے دور کر دیا۔ آج کو رات ختم ہوگئی تھی۔ یونان سے جرمن پسپائی کے ساتھ ساتھ جی جہاز Tirpitz کے ڈوبنے کی بڑی خبر آئی تھی۔

”میرا مطلب کچھ نہیں ہے۔ ہاں، میری چھٹی حس کبھی لڑ بڑکا اشارہ کر رہی ہے۔“ ڈیٹل نے کہا۔

”لیکن یہ ایک لڑ بھٹی ہو سکتی ہے، ہاں؟ اگر اس قتل کا سبب ڈکیتی سے کوئی تعلق ہو تو۔“ بریئن کی آواز پر جوش ہوئی۔

”ممکن ہے۔“ ڈیٹل نے کہا۔ ”اگر ایسا ہے تو ہمیں لدی مزید لاشیں ملن گی۔“

”نو، پلیز علی علی بتاؤ گی۔“ بریئن نے یوسٹن پولیس پائرنٹ کی وین کی سمت دیکھتے ہوئے سر ہلایا۔ ”تم ان بات کو رنا چاہو گے؟“

”نہیں۔ مجھے ایف ای آئی کے ساتھ تاشا کرنا ہے۔“

”یہی ہے۔“ ڈیٹل نے کہا۔

”ہاں، اس کے بجائے میں سر وی میں یہاں کھڑا رہتا ہوں۔“ بریئن نے کہا۔ ”ویسے یہ کہنے چاہئے کیا ہیں؟“

ڈیٹل نے کہا۔ ”یہ سلوان ہے۔۔۔۔۔ اور مجھے ابھی خود اپنا کہہ دو کہ اس کے پیچھے ہے۔“

”ٹھیک ہے، ہم پھر دھیان رکھنا۔ سب لو اور کچھ نہ یہی ان کا دھو ہے۔“ بریئن نے وین کے قریب کہا۔

ڈیٹل نے صبح کی ٹریفک میں اپنے بلیک اینڈ وائٹ

مئی 2023ء

فور کو دس منٹ تاخیر سے ساؤتھ اینڈ ڈائریکٹ پہنچایا۔ باہر نکل کر اس نے اٹلانٹک ایئروے کو ساؤتھ اسٹیشن پر ٹرائی اسٹاپ تک دیکھا۔ کیا قابل ہے یہ راستہ اختیار کیا ہوگا؟ چائنا ٹاؤن تھوڑی ہی دوری پر تھا۔ ساؤتھ بوشن تھوڑا اور دور تھا لیکن یہاں ایک آکڑش باشندے کے چھپنے کے لیے بہت سی جگہیں تھیں۔ ناچھ بوشن بھی قریب تھا۔ اس نے ڈائریکٹ کا دروازہ کھولا تو سگریٹ کے دھوئیں، کافی اور لیکن کی گرم خوشبو نے اسے خوش آمدید کہا۔ "لیفٹیننٹ پول" گاڑیوں کی چھجھک کے درمیان کسی نے اس کا نام پکارا۔ یہ آواز آخری ہاتھ سے آئی تھی جہاں ایک ایف بی آئی ایجنٹ اپنے ہاتھوں کے درمیان کافی کا کپ لے کر بیٹھا تھا۔ کڑکڑانی سفید شرٹ پر ٹیلے رنگ کا سوٹ اور نقاس سے ٹائی باندھے۔ اس کے بال کربوٹ اسٹائل میں تھے۔ "پیش لیفٹیننٹ سلوان۔" ڈیٹیل نے ہاتھ میں مسختے ہوئے اور اپنا کوٹ اتارتے ہوئے کہا۔ اس کی فیس پر ٹھٹھیں پڑی ہوئی تھیں اور اسے آج صبح شیڈ کرنے کا بھی وقت نہیں ملا تھا۔ "ایف بی آئی کو انتظار کروانے کے لیے معذرت۔" "بھئی، ڈینی، اتم تو ایسے لگ رہے ہو جیسے تم ساری رات جاگتے رہے ہو۔" سلوان نے اس کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ "اور تم ایسے لگ رہے ہو جیسے ساری رات اس شرٹ کو اسڑی کرتے رہے ہو۔" ڈیٹیل نے بھی جوابی وار کیا اور وینڈرس کو دیکھ کر آنکھ ماری جو مسکراتے ہوئے اس کے سامنے بلیک کافی کا کپ رکھ رہی تھی۔

جان سلوان اور ڈیٹیل بول کافی عرصے سے دوست تھے۔ ایف بی آئی کا فیلڈ آفس بوشن میں تھا۔ اگرچہ بوشن ڈی ڈی اور ایف بی آئی میں زیادہ جتنی نہیں تھی لیکن دونوں کی بنیادیں قطعی طور پر دشمن بھی نہیں تھیں۔ لہذا جب معلومات کو ہر دو درکسی کے ساتھ شیئر کرنے کی ضرورت پڑتی تو اس کے لیے وہ ہمیشہ ساؤتھ اینڈ ڈائریکٹ کو منتخب کرتے۔

"بیک ٹرک ڈسکریٹ والے کیس کا کام کیسا چل رہا ہے؟" جانی نے کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے پوچھا۔ "صرف پوچھ رہا ہوں۔ اسٹیٹ لائن کو پار کرنے کے کوئی ان نہیں ملے اور بینک فیڈرل ریزرو کا حصہ بھی نہیں، تو یہ کیس تمہارا ہی ہے۔"

"یہ میری کا شجب ہے۔ اس کے پاس ڈسکریٹ یونٹ ہے۔" ڈیٹیل نے لیفٹیننٹ ٹرنس بول ڈیٹیل کا بھائی تھا۔

”آل رائٹ۔ ٹیری کا بیٹا کیسا ہے؟ کیا اس کی کوئی خبر ملی؟“

”ہاں؟ یقیناً۔ اس کی ماں کو ابھی ابھی فرانس کے جنوب میں واقع ایک خوبصورت ہوٹل سے ایک پوسٹ کارڈ ملا ہے۔ بیٹا جانتا ہے کہ جنگ کیسے لڑتا ہے۔ وہ بہادر ہے۔ میں بس اس کے لیے یہ کہوں گا۔“ ڈیٹل جانتا تھا کہ کہنے کے لیے اور بھی بہت کچھ ہے لیکن اسے پُر امید رہنا پسند تھا۔

”تو تمہارے پاس ڈیکشن کے بارے میں کہنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔“ جانی نے کہا۔ ”میرا تو خیال تھا کہ یہ آج کل یہاں ہاٹ ٹاپک ہوگا۔“

”ہاں، ہے تو کسی۔“ ڈیٹل نے کہا۔

وٹرسس واپس آئی، کافی کے کپ اٹھائے اور ان کا آرڈر لے لیا۔

”اور مجھے شہ ہے کہ اس کے اثرات میرے بلی وک تک بھی پہنچ گئے ہیں۔“

”ہوئی سائنڈ؟“

”ہاں۔ اسی وجہ سے میں نے دیر کر دی۔ اینڈیو مینٹینی ایک نچلے درجے کا جوا ری، مناپن میں ایک کار میں مردہ پایا گیا۔ ایک گولی سینے میں، ایک سر میں اور ریہ اور سیٹ کے نیچے سے ملا۔“

”کنٹرکٹ ٹنگ۔“ جانی نے کہا۔ ”اسی لیے تم ٹرائل کی سب دیکھ رہے تھے؟“

”میں قاتل کے ذہن سے سوچنے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہ بظاہر آسان اور سادہ لگتا ہے لیکن میرے لیے پریشرانی کی بات یہ ہے کہ اینڈیو کو اتنی توجہ کیوں دی گئی؟ وہ ایک بچی تھا۔ بنیادی طور پر بے ضرر۔“

”تم اسے جانتے ہو؟“ سلوان نے پوچھا۔

”میں نے اس کے ساتھ کچھ شرطیں لگائی تھیں۔ سوچا کہ اگر مجھے بھی معلومات کی ضرورت پڑی تو اس سے مدد ملے گی۔“ ڈیٹل نے کہا۔ ”یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ میں کتنا جیتا۔ تو اب تم بتاؤ کہ ہم واقعی یہاں کیوں ہیں؟“

”ہمیں دو آدمیوں کی تلاش ہے۔“ جانی نے اظراف میں دیکھتے ہوئے اپنی آواز نیچے کی۔ ”جرمن انجینس۔ انہیں بین کے ساحل سے شمال کی طرف اتارا گیا۔ دونوں ساحل کے قریب چلے ہوئے، سوٹ کیس لے کر جاتے نظر آئے۔“

رقانی طوفان میں وہ بنا کسی جینک اور ہیٹ کے تھے۔ میں نے یہ رو یہ مشکوک ہے۔ ایک دو لوگ جنہوں نے انہیں پکھا، انہوں نے شریف کو نوں کیا مگر وہ شکار پر نکل چکا تھا اور

جب وہ واپس آیا تو بہت دیر ہو چکی تھی۔
 ”تو تمہارا خیال ہے کہ وہ بوشن آئے ہوں گے؟“
 ڈینیل نے سوالیہ انداز میں ابرو اٹھائے۔
 ”شاید..... خوش قسمتی سے ہمیں ایک ڈرائیور ملا
 جو پیچھے جا رہا تھا۔ انہوں نے اسے روٹ بن سے جانے کا کہا
 اور وہ انہیں اس راستے سے لے گیا۔“ جانی نے بتایا۔ ”ان
 کی کہانی یہ بھی کہ ان کے دوست کی کار اچانک خراب ہو گئی
 تھی اور انہیں صبح کی ٹرین پکڑنے کے لیے بیٹھ جانا تھا۔
 انہوں نے ریلوے اسٹیشن کے قریب ایک ایتھے ہوسٹل میں
 لے جانے کے لیے کہا اور ایک ڈرائیور کو بہت زیادہ ٹپ
 دی۔ اس نے اسے شک میں تو ڈالا لیکن اس نے خود سے
 جب تک منہ نہیں کھولا جب تک ہم اس سے پوچھ گچھ کرنے
 نہیں پہنچ گئے۔“

”اور پھر تمہیں ہوسٹل ڈھونڈنے میں بھی بہت دیر ہو
 گئی؟“ ڈینیل پہلے ہی کچھ گیا۔
 ”میں کہوں گا..... ہاں۔“ سیوان نے کسی قدر
 شرمندگی سے اعتراف کیا۔ ”لیکن ہم نے ہوسٹل اور اسٹیشن
 کے درمیان کے راستے کا جائزہ لیا۔ ایک جگہ ریلوے کی
 مرمت کی دکان تھی۔ پتا چلا کہ ان میں سے ایک نے ایک ٹی
 ایپ میٹر، ایک مٹی میٹر، ٹولز اور تانبے کے تار کا ایک رول
 خریدا ہے۔“
 ”میں نہیں جانتا کہ وہ میٹر کی چیزیں کیا ہیں لیکن میں
 فرض کرتا ہوں کہ یہ سب ایک ریڈیو بنانے کے لیے ہے۔“
 ڈینیل نے کہا۔
 ویٹر بس انڈوں اور بیکن سے لدی پلیٹیں لے کر
 آئی۔ انہوں نے کھاتی توقف کیا۔

”بالکل ٹھیک۔“ سیوان، ویٹر بس کے جانے کے
 بعد گویا ہوا۔ ”وہ جہاں بھی جا رہے ہیں، جب وہاں پہنچیں
 گئے تو وہ ایک ریڈیو خرید کر اسے ٹرانسمیٹر میں ڈھال سکتے
 ہیں۔ تو ہمارے ہاں میں مجھے بتاتے ہیں۔“ اس نے کہا۔
 ”کیا یہ دونوں اچھی انگریزی بولتے ہیں؟“ ڈینیل
 نے پوچھا۔

”ایک ڈرائیور اور ریڈیو دکان کے مالک کے
 مطابق ایک اچھی انگریزی بولتے ہیں۔ جبکہ دوسرا سچی خاموش
 رہتا ہے، تو کہہ سکتے ہیں کہ اس کی انگلی اچھی نہیں ہوگی۔“
 جانی نے کہا۔

”تمہیں لگتا ہے کہ وہ اب بوشن میں ہیں؟“ ڈینیل
 نے ایک بار پھر یہ سوال کیا۔

”انہوں نے بینکر سے یکطرفہ گفت خرید سے ہیں لیکن
 اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ شہر میں ہی ہیں۔ وہ دوسری ٹرین
 لے سکتے تھے یا کار چوری کر سکتے تھے لیکن یہاں تمام نوٹس
 اہداف کے ساتھ، بوشن ان کا ڈاؤن ہو سکتا ہے۔“
 ”ہاں..... اور بوشن نیول یارڈ تیار کن جہازوں
 سے بھرا ہوا ہے اور دوسرے جہاز مرمت کے لیے ہیں۔“
 ڈینیل نے کہا۔ ”یہ بالکل دریاے چارلس کے پار ہے۔“
 ”اب تم جانتے ہو کہ ہم کس چیز کے پیچھے ہیں۔“
 جانی نے کہا۔ ”لیکن ہم انہیں ہوشیار نہیں کرنا چاہتے۔ جرسن
 یا اطالوی ان کی مدد کر سکتے ہیں۔ ہمیں خاموشی سے کام
 کرنے کی ضرورت ہے۔“

”اٹلی اب ہماری طرف ہے، جانی! تم کوشش کر سکتے ہو۔“
 ”مگر انہوں نے جنگ سے پہلے یہاں کوئی جاسوس
 لگایا تھا تو ان کی وفاداریاں سوسلی کے ساتھ ہی ہوں گی اور
 یہاں ہر جگہ جرسنوں کی بہتات ہے۔“ جانی نے کہا۔
 ”ٹھیک ہے۔ کم از کم ہم سب تو یہاں وفادار امریکی
 ہیں۔“ ڈینیل نے اپنا کپ اٹھا تے ہوئے کہا۔
 ”اور ایتھے آئرش باشندے بھی۔“ سیوان نے تصدیق
 کی۔

”سنائے ایف بی آئی کے ساتھ دعوت اڑا کر آ رہے
 ہو۔“ ٹیرنس بولن نے کہا، جب ڈینیل پولیس ہیڈ کوارٹر میں
 اپنے دفتر میں داخل ہوا۔
 ”تمہارے خبریہ جگہ موجود ہیں، ٹیرنس!“ ڈینیل نے
 اپنے چھوٹے بھائی کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔ ”کیا انہوں
 نے تمہیں ہمارے درمیان موجود نازی جاسوسوں کے
 بارے میں بتایا؟“

”یہ کیا قصہ ہے؟“ ٹیرنس سیدھا ہونکر بیٹھا۔
 ڈینیل نے اسے ایک تحریری تفصیل سوچی جو ایف بی
 آئی ایجنٹ نے اسے دی تھی۔ دو آدمی جن کے بال ہلکے اور
 سیاہ ہیں۔ ایک ٹیس کی دہائی کے وسط میں، دوسرا تیس کی
 دہائی کے وسط میں۔ نوجوان آدمی اچھی انگریزی بولتا ہے۔
 ”گرمٹ۔ اس سے مشتبہ افراد کی تعداد کو ایک لاکھ یا
 اس سے زیادہ رکھنا چاہیے۔“ ٹیرنس نے کہا۔ ”وہ کہیں بھی
 ہو سکتے ہیں۔ اس ٹرین ٹکٹ کا مطلب یہ نہیں کہ بوشن ان کا
 آخری اسٹاپ تھا۔“

”نہیں، لیکن ہم کوشش کر سکتے ہیں۔“ ڈینیل نے
 کہا۔ ”وہ دکانیں جو ریڈیو بیچتی ہیں یا مرمت کرتی ہیں۔ یہ
 ایک اچھی شروعات ہوگی۔“

”ہاں۔ یہ بہتر لگتا ہے۔“ ٹیرنس نے اتفاق کیا۔ ”اب
 ”ہاں۔ یہ بہتر لگتا ہے۔“ ٹیرنس نے اتفاق کیا۔ ”اب
 جتاؤ، انڈینو نے اتنی خصوصی توجہ پانے کے لیے کیا کیا؟“
 ”تمہارے پاس بینک ٹرک ڈکیتی کی کوئی لیڈ ہے؟“
 ڈینیل اپنی کرسی پر آگے جھکا۔
 ”ایڈینو بیٹھتی؟ تمہارے خیال میں وہ اس میں
 ملوث تھا؟ وہ ایک بک میکر تھا۔ بس، کچھ نمبر چلاتا تھا اور یہ
 ایک باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ کی گئی ڈکیتی ہے، شراب
 کی دکان کی کوئی نوٹ مار نہیں۔“
 ”یہ یقیناً باہر ان منصوبہ بندی کے ساتھ کیا گیا جرم
 ہے۔“ ڈینیل نے سوچا۔

ایک پرائیویٹ ٹرک فرم کی طرف سے ڈرہم
 ٹرسٹ کمپنی کو پختے میں دو بار نقدی اور سکوں کی ترسیل لائی
 جاتی تھی۔ کل تقریباً ستر ہزار الرز۔ پک اپ نیوہون ریل
 روڈ ایک بے اسٹیشن پر پہنچی۔ ڈرائیور پھر پیسوں کے تحیلے
 بینک کی طرف لے جاتا جو تین بلاک سے بھی کم فاصلے پر
 تھا۔ ایک ہفتہ پہلے وہ وقت پر نہیں پہنچ پایا کیونکہ وہ پتہ
 سیڈن کی پچھلی سیٹ پر ملا، بندھا ہوا، آنکھوں پر پٹی اور
 منہ میں کپڑا ڈھونسا ہوا اور اس کا ٹرک ایک بلاک کے فاصلے
 پر لاوارث اور خالی پایا گیا۔ وہ کوئی تفصیل فراہم نہیں کر سکا
 کیونکہ حملہ آوروں نے چہرے ڈھکے ہوئے تھے اور اسے
 بس کچھ ہی سیکنڈز میں باندھ کر چلے گئے۔

”میرے خیال میں اس ٹرک کی اچھی طرح سے
 نگرانی کی گئی ہوگی۔ شاید ہفتوں تک۔ راستے اور وقت کو
 یقین بنانے کے لیے۔“ ڈینیل نے کہا۔ ”اور اس میں کسی
 مقامی کوشاں کرنے کی ضرورت آئی ہوگی۔ ایڈینو اس کے
 لیے پرنکٹ ہوتا۔ اگر ہم مزید لاشیں دیکھیں تو مجھے حیرت
 نہیں ہوگی۔“

”یعنی وہ لوگ اب اس ڈکیتی میں شامل مقامی لوگوں
 سے چھکارا پارہے ہیں؟ کچھ میں آتا ہے۔“ ٹیرنس نے سر
 ہلایا۔ ”ایک پیشہ ور گروپ ہے کیونکہ نوٹ سب ترتیب
 وار تھے اور ان میں سے ایک بھی ابھی تک منظر عام پر نہیں
 آیا۔ یہ لڑکے جانتے ہیں کہ مصیبت سے کیسے بچنا ہے۔“
 ”تمہیں مقامی لوگوں میں سے کس پر شک ہے؟“
 ڈینیل نے سوال کیا۔

”ہم مائیک سوینی کو دیکھ رہے ہیں اور گسٹن گینگ۔“
 ٹیرنس نے کہا۔ ”لیکن مجھے نہیں لگتا کہ وہ بغیر اجازت کے
 اس طرح کی کوئی بڑی حرکت کریں گے۔“
 ”آہ، کیا وقت آ گیا ہے۔ اب آئرش باشندوں کو بھی

بینک لوٹنے کے لیے اطالویوں سے اجازت لینی پڑے
 گی۔“ ڈینیل نے معنوی تاسف سے ایک آہ بھری۔ ”اور
 جب سے چارلی سلومون کو ختم کیا گیا ہے، جیوش بوائز بھی
 ڈھیلے پڑ گئے ہیں۔“

”ہاں..... اور باقی بچا، بک بروکلا۔ جہاں تک میں
 جانتا ہوں، ان دنوں اطالویوں کا گینگ غالب ہے۔ اس
 لیے فیٹ تک امیر اندازہ ہے۔ ہم نے کچھ ڈوریاں ہلا گئیں
 لیکن کوئی بھی کچھ نہیں جانتا۔“ ٹیرنس نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں تمہیں بتاؤں گا کہ اگر ہمیں ایڈینو
 کے قاتل کے بارے میں کوئی لیڈ ملتی ہے تو۔“ ڈینیل نے
 اپنی نشست سے اٹھتے ہوئے کہا۔ ”اور اپنے لڑکوں کو
 کراؤٹس کے بارے میں بھی جلد ہی بتاؤں گا جو کبھی ہم سر
 جوڑ کر بیٹھیں گے۔“

”لیفٹیننٹ بولن!“ سارجنٹ برینن نے کھلے
 دروازے پر دستک دیتے ہوئے کہا۔

”ہمیں ایک اور مشکل درپیش ہے ڈینی! ایو ایلٹن
 انٹریٹ پر ایک سیڈنٹ ہوا ہے۔“ برینن نے کہا۔
 ”گاڈ..... برینن! ٹریفک ڈویژن کو بتاؤ، مجھے
 کیوں بتا رہے ہو؟“ ڈینیل جھلا گیا۔

سارجنٹ نے کہا۔ ”یہ صرف چھوٹا سا ایک سیڈنٹ تھا
 مگر معاملہ کچھ اور بھی ہے۔“
 ”مجھے مت بتاؤ۔“ ڈینیل نے تھکے تھکے انداز میں
 آنکھیں رگڑتے ہوئے کہا۔

”اس کے سر اور دل میں گولی کتنے کے بارے
 میں؟“ برینن کا انداز سوالیہ تھا۔ ”ٹھیک ہے، نہیں بتاتا۔
 ویل، ہمیں جلدی کرنا ہوگی ورنہ یہاں کی ٹریفک کسی جہنم
 سے کم نہیں۔“ وہ اپنی بات پوری کر کے پلٹ گیا۔

برینن نے ہیڈ کوارٹر سے نکلنے ہی لائٹ اور سائرن
 آن کر دیے تھے۔ بوشن زیادہ دور نہیں تھا۔ انہوں نے
 ٹریفک جام دیکھا۔ حادثے کا شکار دونوں گاڑیاں ایک
 طرف کی گئی تھیں اور ایک پیٹرول مین اپنے ارد گرد ٹریفک
 کی روانی بحال کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ان کے رکے ہی
 ایک بلیو کوٹ قریب آیا۔

”کیا ملا؟“ ڈینیل نے غشی کار سے جھلانگ لگاتے
 ہوئے پوچھا۔
 ”ایک کانچی ہوئی خاتون ڈرائیور اور ایک لاش۔
 اس نے کرئیسکو پیچھے سے اتنی زور سے ہٹ کیا کہ ڈکی کل
 گئی۔“ پولیس والے نے کہا۔

”دوسرا ڈرائیور؟“ ڈیٹل نے جواب جان کر پوچھا۔
 ”پہل گیا۔“ پولیس والے نے کہا۔ ”کئی گواہوں
 نے اسے کوئی اسکوٹر کی سمت مڑتے ہوئے دیکھا لیکن وہ
 خاتون کی جینوں سے کافی پریشان ہو گئے تھے اس لیے جلیے
 پر زیادہ توجہ نہ دے سکے۔ ایک لمبا آدمی جو بیٹھ
 ہوئے تھا، بس اتنا ہی۔“
 ”آؤ دیکھیں، اس بار کون ہے۔“ ڈیٹل کو گواہوں
 کی حقیقت میں کچھ بھی دیکھنے کی نااہلی پر غصہ آیا تھا۔
 ”ویل..... ویل، یہ مجھے بھی اچھا نہیں لگا تھا۔“
 بریٹن جو نئی مہلی ڈکی کے قریب پہنچا، بول اٹھا۔
 ”جی والش۔“ ڈیٹل بڑبڑایا۔ ”اسے جنٹلمین جی
 پلایا جاتا پسند تھا۔“ اس کی نظر جنٹلمین جی والش کی لاش پر
 تھیں جسے ایک داغدار ترپال پر ڈالا گیا تھا۔ اس کے ہاتھ
 پیٹھ کے پیچھے بندھے ہوئے تھے۔ اس کے سر کے بائیں
 جانب خون سے بھرا ہوا سیاہ سوراخ تھا۔ ایسا ہی ایک زخم
 اس کی گتیس کی جیب کی طرف بھی تھا۔ کارشر سے باہر جاری
 تھی، شاید لاش کو دفنانے کے لیے۔ اینڈینو چھوٹا مہرہ تھا۔
 کسی کو اس کی لاش چھپانے کی ضرورت نہیں تھی لیکن جنٹلمین
 جی ایک اور کہانی تھی۔ اسے گہرائی میں دفن کرنے کی
 ضرورت تھی۔
 ڈیٹل نے فور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ”مکن ملی؟“
 ”ڈرائیونگ سیٹ کے نیچے۔“ پولیس والے نے کہا۔
 ”سب ٹوز 38..... تو جی کی کیا کہانی ہے؟“
 ”ایک زمانے میں وہ شراب کا اسمگلر تھا۔ بڑے
 آئرش آپریٹروں میں سے ایک۔“ ڈیٹل نے کہا۔ ”اس
 نے پابندی کے دوران اپنا مارک بنایا اور پھر آنے والے
 اطالوی گینگ سے دوستی کی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ آئرش گینگ کے
 پرانے دن گزر چکے اس لیے اس نے اپنا پیسا ادھر ادھر
 پھیلا دیا۔“
 ”یہ دوستی اس نے فیٹ تک بروکولا سے کی تھی نا؟“
 بریٹن نے کہا۔
 ”ہاں بالکل..... اور دیکھو کہ یہ لفظی اسے کہاں لے
 آئی۔ تم یہیں رہو گے، سار جٹ؟“ ڈیٹل نے کہا۔
 ”ہاں۔ ایوبو لیس کا انتظار کروں گا۔ اور مجھے امید
 ہے کہ تم نے پیٹ بھر کر نشا کیا ہوگا کیونکہ میرے پاس کچھ
 نہیں ہے۔ وہ شاید رہنا، ڈینی اور فیٹ تک سے بات مت
 کرنا۔ تم ازم اسکے تو نہیں۔“
 ”نہیں، وہ میں ابھی نہیں کروں گا۔ مجھے کہیں اور جانا

ہے، سار جٹ۔“
 ”ٹھیک ہے، لیکن مجھے بتا کر جاؤ کہ تم کہاں جا رہے
 ہو۔ اگر تم کبھی واپس نہ آئے تو؟“ بریٹن کے انداز میں
 فکر مند کی نہیں تھی۔
 ”میں جوئی فشر کو ڈھونڈنے جا رہا ہوں، اگر وہ ابھی
 تک زندہ ہوا۔“ ڈیٹل نے گشتی کار کی طرف واپس جاتے
 ہوئے کہا۔ سائرن اور ٹریفک کو ہدایت دینے والے پولیس
 والوں کے درمیان ٹریفک منٹوں میں جھٹ گئی۔
 جوئی فشر ایک اور بکلی تھا۔ وہ اور اینڈینو ایک
 دوسرے کو جانتے تھے۔ جوئی ساؤتھ میں کام کرتا تھا اس
 لیے وہ حریف نہیں تھے۔
 جوئی نے جنٹلمین جی کے لیے کچھ کام بھی کیے، یا
 افواہوں کے مطابق۔ بکلی پھلکی چیزیں، کچھ بھی پر تشدد نہیں۔
 اس کے بارے میں تازہ ترین جو خبر ڈیٹل کو معلوم تھی، جوئی
 جنوبی بوسٹن کی ویسٹ فورٹھ اسٹریٹ پر ایک لچھوئیٹ میں
 کام کر رہا تھا۔ اس کے پاس اور ایک کمر تھا۔ وہ شرط لگاتا
 اور پیچھے والے بونے سے نمبر چلاتا تھا۔ جی والش اس جگہ کا
 مالک تھا۔ جی کے لیے یہ آسان ہوتا کہ وہ ٹرک کی گہرائی اور
 ڈرائیور کا پتہ معلوم کرنے کے لیے جوئی کو آگے کرتا۔ اس
 طرح کے کام میں کافی وقت لگتا ہے حالانکہ یہ جی کا انداز
 نہیں تھا۔ وہ ایک ذہین آدمی تھا۔ اس نے ہواؤں کا بدلتا
 رخ محسوس کر لیا تھا اور جانتا تھا کہ جرائم کی دنیا میں آنے والا
 وقت سسلیں کا ہے۔ اس کے پاس اس ڈکیتی کو کرنے کے
 لیے داغ تھا لیکن پچھتاہ تب جب فیٹ تک نے ایسے
 لوگوں کو روکے سے ہناتا شروع کیا جن کے ساتھ وہ لوٹ
 کے مال کو تقسیم نہیں کرنا چاہتا تھا۔ کوئی بھی شخص جو مافیا کا حصہ
 نہ ہو وہ مختصر زندگی کی توقع کر سکتا ہے۔
 ڈیٹل نے اپنی بلیک اینڈ ڈائٹ چند بلاک دور
 پارک کی۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ وہ سوئی کے لچھوئیٹ کی طرف
 چلتے ہوئے اس علاقے سے باہر نکل رہا ہے۔ جو اسٹوٹ کوٹے
 پر تھا جس کے دروازے کے دونوں طرف چوڑی کھڑکیاں
 تھیں۔ ڈیٹل کھڑکیوں سے دور رہتے ہوئے اینٹوں کی تین
 منزل عمارت کے عقب میں آیا اور آرام سے پچھلا دروازہ
 کھول کر کچن میں قدم رکھا۔ داغدار سفید اسپرن میں ایک
 بارہتی نے اینڈینو سے اوپر دیکھا اور پھر دوسری طرف
 دیکھنے لگا۔ یہ جی والش کے لیے خطرناک حرکت تھی۔ کام
 کرنے والے، پچھلے دروازے سے آنے والے فیڈورا
 ہیٹ پہنے مردوں کی آمد کے عادی تھے۔ وہ کچن سے نکل کر

جھولتے ہوئے دروازوں سے لچھوئیٹ میں آیا۔
 جوئی کا ہاتھ خالی تھا۔
 ”جوئی کہاں ہے؟“ ڈیٹل نے کاؤنٹر میں سے پوچھا۔ وہ
 لڑکوں نے اوپر دیکھا اور جلدی سے اپنی نظریں ہٹا لیں۔
 ”وہ میرا مقروض ہے۔“
 ”پتا نہیں۔“ کاؤنٹر میں نے کہا۔ ”کیا کچھ پیتا
 چاہو گے؟“
 ”ہاں، میں ایک کپ کافی پیوں گا۔“ ڈیٹل نے
 کہا۔ ”لیکن پہلے مجھے ٹوائٹ یوڈ کرنا ہے۔ اس طرف؟“
 ”ہاں، دائیں طرف۔“ کاؤنٹر میں نے اپنا انگوٹھا
 کچن کی عمومی سمت میں ٹیڑھا کرتے ہوئے کہا۔
 ڈیٹل جھولتے ہوئے دروازے سے واپس تو گیا
 لیکن ٹوائٹ جانے کے بجائے بائیں جانب مڑ گیا۔ یہاں
 اوپری منزل کو جاتی ہوئیں سیڑھیاں تھیں۔ ایک وقت میں
 دو دو سیڑھیاں بھلا گتے ہوئے وہ دوسری منزل کی لینڈنگ
 پر ہی اپنی سائیں بچال کرنے کو رکا۔ سانسے ایک دروازہ
 تھا۔ اس نے اندر کی آوازیں سننے کی کوشش کی۔ وہ پیچھے سے
 بھی غافل نہیں تھا مگر کبھی خاموشی طاری تھی۔ اس نے
 دروازے کی تاب پر ہاتھ رکھا اور اسے گھمایا۔ یہ متقل تھا۔
 اس نے چند لمحے سوچنے کی نذر کر دیے اور پھر ایک نتیجے پر
 پہنچ کر پیچھے ہٹا۔ حالانکہ چھوٹی لینڈنگ دوڑ شروع کرنے
 کے لیے کافی تھی مگر اس سے پہلے کہ وہ دروازے کو اپنے
 جسم کی طاقت کا نشانہ بناتا، اندر سے قدموں کی آہٹ
 قریب آئی۔ دروازہ کھلا۔ ڈیٹل لپک کر جوئی فشر کو دھکیلا
 اندر داخل ہوا۔ جوئی نے ٹھوکر کھائی اور ہاتھ میں پکڑا سوٹ
 کس ایک طرف جا کر۔
 ”تم ابھی تک زندہ ہو، یہ دیکھ کر خوشی ہوئی لڑکے!“
 ڈیٹل نے کہا۔ ”سامان چھوڑ دو اور چلو بات کرتے ہیں۔“
 ”گاؤ لیفٹیننٹ! مجھے دیر ہو رہی ہے۔“ جوئی کا منہ
 یوں بنا جیسے وہ رونے ہی والا ہو۔ ”کیا تم انتظار نہیں کر سکتے؟“
 ”نہیں..... پیچھے مڑو۔“ ڈیٹل نے کہا۔
 جوئی نے قہقہہ کی۔
 ”تمہاری جیب میں گن نہیں ہوگی نا؟“
 ”ارے، تم مجھے جانتے ہو۔ میں یہ چیزیں نہیں
 رکھتا۔“ جوئی نے کہا۔
 ”اسنے کوٹ کے بن کھولو۔“ وہ اس کی تلاشی لینے
 لگا۔ اس نے کوٹ کو کھینچا، جوئی کے بازوؤں کو پکڑا اور اس
 کے سوٹ کی جیمیں چیک کیں۔ ”اچھا سوچ بیٹھ ہے۔“

ڈیٹل اس کی تیز دھار کا جائزہ لے رہا تھا۔
 ”تم کیا چاہتے ہو لیفٹیننٹ؟ میں نے کوئی غلط کام
 نہیں کیا۔“
 ”میں چاہتا ہوں کہ تم بیٹھو۔“ ڈیٹل نے جوئی کا
 ہیٹ اس کے سر سے کھینچا اور اس کی گردن سے اس کا اوٹی
 اسکارف بھی کھینچے ہوئے کہا۔ ”اس کوٹ کو اتار دو اور نہیں
 تمہیں بتاؤں گا کہ میں تمہاری جان کیسے بچاؤں گا۔“
 جوئی اپنا کوٹ صوفے پر پھینکتے ہوئے بیٹھ گیا۔ ڈیٹل
 بائیں کی طرح چہرے کے گرد اسکارف لپیٹ کر کھڑا ہو گیا۔
 ”سردیوں کے دنوں میں یہ اسکارف کافی کارآمد ہوتا ہے
 کیونکہ اس میں سردی نہیں لگتی اور چہرہ بھی اچھی طرح چھپ
 سکتا ہے۔ پچھلے بھتہ بہت سردی تھی، ہے نا؟“
 ”میرا تو خیال ہے آج زیادہ سردی ہے۔“ جوئی
 غائب دماغی کے سے عالم میں تھا۔
 ”مگر جنٹلمین جی کو مزید سردی نہیں لگے گی۔“ ڈیٹل
 نے اسکارف اتار کر جوئی کی طرف پھینکتے ہوئے کہا۔ ”یا
 شاید لگ رہی ہو، قبر کی سردی۔ مجھے بتاؤ جوئی اس نے ایسا
 کیا، کیا جس نے فیٹ تک کو اتنا غصہ دلایا؟“
 ”کیا..... کیا ہوا؟“ جوئی بولکھلا گیا۔ ”جی آج صبح
 نہیں تھا۔“
 ”اوہ، تب سے اب تک بہت کچھ ہو چکا۔“ ڈیٹل
 نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے جوئی کے خوفزدہ چہرے کو
 گھورتے ہوئے کہا۔ ”ایک گولی اس کا بھیجا اڑا گئی اور
 دوسری دل کو چر گئی۔ بالکل سرب اینڈینو کی طرح۔“
 ”اوہ نہیں..... ڈیٹل نہیں..... اوہ میرے خدا! کیا ہو
 رہا ہے؟“ جوئی کی آواز کانپنے لگی۔
 ”وہ پیشرہ تھے اور ناؤن سے باہر کے آدمی تھے۔
 مجھے ایسا ہی لگتا ہے۔“ ڈیٹل نے کہا۔ ”تم اور اینڈینو، جی
 کے لیے کام کر رہے تھے۔ تم نے ڈرائیور، اس کے راستے،
 پک اپ کی فریکوئنسی کا پتا لگا کر ہوئے تمام محنت کی۔ ایک
 کار بھی چوری کی شاید فرار کے لیے۔“
 ”میں نے کبھی کوئی کار نہیں چرائی، لیفٹیننٹ۔“
 ”سنئے رہو، لڑکے! میں یہاں صرف وہ کہانی سمجھا
 رہا ہوں جس سے تم اپنے حالات کو بہتر طور پر سمجھو گے۔
 سب کچھ کھڑکی کے کائناتوں کے مطابق انجام پایا۔ ویسے
 ڈرائیور کے ساتھ بھی سب کچھ ٹھیک رہا۔ اسے کوئی چوٹ
 نہیں آئی۔ اس نے کچھ دیکھا بھی نہیں۔ تم نے یہ کام کر
 دکھایا۔ جنہوں نے مال لوٹا اور اسے فیٹ تک تک پہنچایا،

☆☆☆

”اگر جی کی پراپرٹی کا کوئی دعویدار ہے بھی تو وہی تو وہی رہتے ہیں۔“

کے لیے کھنگالنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ حال ہی میں کون سا سے طے آیا ہے۔ چلو، جارحی ہڈ کوارٹر میں واپس

دورے ہوئے گاڑی پر لٹی کو لیاں چلائیں کمزور تک
مڑک کا موڑ مڑ چکی تھی۔ ڈینئل نے ہلٹ کر دیکھا۔ جوئی

”ہم یہ مسئلہ حل کر لیں گے، مگر نہ کرو۔ تمہیں سچ بولنے اور
ڈیل کرنے کا موقع ملے گا۔“ ڈیٹیل نے کہا۔ ”وہ سترہ کرواؤ۔“

الحال سامنے نہیں آئے گا۔
 ”ہاں۔ چلو، کل فیٹ تک سے ملے چلیں۔“ ڈیٹل نے کہا۔
 ”اب ہمارے پاس کافی مواد ہے اور مجھ سے اور ممبر نہیں ہو رہا۔“

☆☆☆

ڈیٹل اور ٹیرنس ساؤتھی کے کریز ٹورن میں اپنے مخصوص پوتھ میں گھس گئے اور چند ہی منٹوں میں گینز کے دو گلاس ان کے سامنے تھے۔

”یہ تمہارے نام میرے بھائی!“ ٹیرنس نے اپنا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔ ”خوشی ہے کہ تم سلامت ہو۔“
 ”ہاں۔۔۔۔۔ اور یہ جوئی کے نام۔ بے چارہ لڑکا۔“ ڈیٹل نے جام اس کے جام سے ٹکرایا۔ ”وہ اتنے بُرے انجام کا شق نہیں تھا۔“

”اور اس سے بھی بد قسمتی کی بات یہ کہ ہمیں اس سے بات کرنے کا موقع نہیں ملا۔ شاید تم نے اسے منہ کھولنے پر راضی کر لیا تھا۔“ ٹیرنس نے کہا۔

”وہ جانتا تھا کہ اگر کوئی چارہ نہیں ہے۔“ ڈیٹل نے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ ”اس نے دیکھے تو یہ آواز بلند کی بھی چیز کا اعتراف نہیں کیا تھا لیکن وہ کر لیتا۔ مجھے یقین ہے۔“
 ”زیادہ افسوس کی بات ہے۔“ ٹیرنس نے تاسف سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ڈیٹل نے اپنا گلاس اپنے ہونٹوں سے لگا یا پھر اسے نیچے رکھا۔ ”ایک منٹ ٹھہرو۔“ اس نے کہا۔ ”یہ عجیب بات ہے اب جب میں اس بارے میں سوچتا ہوں۔“

”جوئی نے مکمل طور پر منہ بند کر رکھا جو کہ کچھ میں آتا ہے۔ انکار اس نے صرف ایک چیز کا کیا۔“
 ٹیرنس نے اس کی بات کاٹتی۔ ”تمہیں اس میں عجیب کیا لگا؟“

”وہ ڈیکٹی کی ہر چیز پر خاموش رہا۔“ ڈیٹل نے گھڑی کی میز پر انگلی پھیرتے ہوئے کہا۔ ”لیکن اس نے استعمال ہونے والی کار چوری کرنے سے انکار کیا اور تب اس کے انداز میں کوئی چٹکا ہٹ نہیں تھی۔“
 ”تو وہ کب رہا تھا؟“

”میں ایسا ہی کہوں گا۔“ ڈیٹل سیدھا ہوا۔ ”اس نے صرف ایک چیز سے انکار کرنے میں اتنی توانائی کیوں لگائی؟“
 ”وہ ہمیشہ ہوتا تھا کہ وہ ہوشیار ہو، ڈیٹل۔“ ٹیرنس کا انداز توسیعی تھا۔ ”ایسا لگتا ہے کہ ہمیں آئرش ٹومی کے ساتھ

بات کرنے کی ضرورت ہے۔“

”فیٹ تک سے ملنے کے فوراً بعد۔“ ڈیٹل نے کہا۔
 ”لگتا ہے یہ ایک دلچسپ صبح ثابت ہوگی۔“

”آئرش ٹومی ایک مجرم تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں لیکن وہ ڈیکٹیوں میں ملوث نہیں ہوتا تھا، کم از کم براہ راست نہیں اور وہ قتل سے دور رہنے کے لیے بھی جانا جاتا تھا۔ ایسے قتل جن کی پہلے سے منصوبہ بندی کی گئی ہو۔“

”وہ اب بھی شہر میں ہے؟“ ڈیٹل نے پوچھا۔
 ”وہی ہے۔ پولس ٹومی گودل کا دورہ پڑنے کے بعد کوئی بھی اس کی جگہ لینے کے لیے نہیں بڑھا۔“

ایک ہی سروس فراہم کرنے والے دولڑکے تھے۔ دونوں کا نام ٹومی تھا اس لیے ان کی عرفیت ان کے ملک کے نام پر رکھی گئی، جن سے وہ آئے تھے۔ ہر پولیس الیکٹرانک مجرم انہیں اپنی طرح جانتے تھے۔ پولس ٹومی اور آئرش ٹومی۔ دونوں ٹومیز سزائے موت کے ساتھ مکمل معصیت سے اپنے آپ کو بچانے کے لیے آتشیں اسلحے سے دور راج تھے۔ باقی سب کچھ دستیاب تھا۔ جعلی شناخت، غیر موجود لوگوں کے لیے رجسٹر شدہ کاریں، مکان یا پارک میں غلاں قلاں جو کسی مقررہ وقت پر ریڈیو ٹورنٹ یا بال پارک میں غلاں قلاں کو دیکھنے کی قسم کھاتے۔ کوئی پولیس والا کسی ان کے خلاف کچھ ثابت نہیں کر سکا تھا۔ اب بھی جس وقت ڈیکٹی ہوئی، آئرش ٹومی کہیں اور تھا۔ یہ ایک مسئلہ تھا لیکن یہ کل صبح کا مسئلہ تھا۔ ٹیرنس نے اپنا مشروب ختم کیا اور رات کے کھانے کے لیے گھر چلا گیا۔ ڈیٹل وہیں بیٹھا سوچوں کے گھوڑے دوڑاتا رہا۔

انکی صبح وہ اور سارجنٹ بریٹن، ایک اور آفیسر کے ساتھ اورینٹ ہاؤس میں فیٹ تک بروکولا کے گھر پہنچے۔ وہ میٹرول کار میں تھے جبکہ دو پولیس الیکٹرانک سائیکل پر۔

”کیا بات ہے؟“ فیٹ تک اپنے وکٹورین گھر کے چوڑے پورچ پر کھڑے ہو کر انہیں گھور رہا تھا۔
 سارجنٹ بریٹن نے غصے کی لہر سے ایک لگا کر دیکھا جب ٹیرنس اور ڈیٹل اس کے گھر کے سامنے کے چھوٹے فٹ باٹھ پر ٹپکتے ہوئے گئے۔ موٹر سائیکل سوار الیکٹرانکوں نے انہیں بندش کیے تھے۔

”تم جانتے ہو کہ میں کہاں کام کرتا ہوں۔“ اسے یقیناً اپنے گھر کے سامنے پولیس کی موجودگی پسند نہیں آتی تھی۔
 ”ہم یہاں اپورٹمنٹ زون کے تیل کے بارے میں

بات کرنے نہیں آئے ہیں، مسٹر بروکولا!“ ٹیرنس نے پہلے رکستے ہوئے اور فیٹ تک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ڈیکٹی ٹیکسٹر نے جھنجھٹا ہٹ کی۔ اس کا چوڑا چہرہ گوشت سے مڑتا تھا۔ اس کا منہ اس طرح کھلا ہوا تھا جیسے پھٹی ہوا کے لیے باپ رہی ہو۔ اس نے نیلے رنگ کا دھاری دار تھری پیس سوٹ پہن رکھا تھا جو اس کے چھٹ کے جسم کی لمبائی سے نچھڑانے والے گوشت کو چھپانے میں ناکام تھا۔
 ”پھر کیا؟“ مونے تک نے پوچھا۔ اس کی آنکھیں گلی میں موجود پولیس والوں اور اس کے تجسس پڑوسیوں کے درمیان پھرا رہی تھیں۔

”کیا ہم کس شپ کے لیے اندر آ سکتے ہیں؟“ ڈیٹل نے ہاتھ آہٹ میں رگڑے۔ ”یہاں کافی سردی ہے۔“
 ”پورچ میں آؤ۔“ فیٹ تک نے کہا۔ ”اور اپنے لڑکوں سے کہو کہ زیادہ غل غبا ڈانہ کریں ورنہ میں پولیس کو بلا لوں گا۔“ اس نے اپنے مذاق پر خود ہی ہنسنے لگا اور چند بجاری قدم اٹھاتے ہوئے ایک کرسی کی طرف بڑھا جو اس کے بجاری بھر کم جسم تلے دب کر قابل رحم حالت میں لگ رہی تھی۔ اس نے بہم انداز میں دوسری دو کرسیوں کی طرف اشارہ کیا۔

”تم نے بھی دانش کے بارے میں سنا ہے؟“ ڈیٹل نے بیٹھے ہی کہا۔
 ”اڑنی اڑتی خبریں سنی ہیں۔“ فیٹ تک نے کہا۔
 ”تو کیا تم اس لیے یہاں ہو؟“

”تم زیادہ پریشان نہیں لگ رہے۔“ ٹیرنس اسے جانچنی نظروں سے گھور رہا تھا۔ ”کیا وہ تمہارا دوست نہیں تھا؟“
 ”ہمارے کچھ کاروباری معاملات تھے۔“ فیٹ تک نے کہا پھر کچھ سوچ کر بولا۔ ”اسے یاد رکھا جائے گا۔“

”ہم تمہارے کاروبار کے بارے میں سب جانتے ہیں۔“ ڈیٹل نے اپنی کرسی سے آگے جھکتے ہوئے کہا۔ ”ہم چیک ٹرک ڈیکٹی کے بارے میں بھی جانتے ہیں اور اینڈینو میٹھی کو کیسے معاوضہ ملا۔“
 ”جوئی فشر بھی، کمینہ۔“ ٹیرنس نے کہا۔ ”وہ تو تقریباً بھانسنے ہی والا تھا۔“

”میں نہیں جانتا کہ تم دونوں کس چیز کے بارے میں بات کر رہے ہو اور مجھے پروا بھی نہیں ہے۔“ فیٹ تک کے ہر کون لہجے کے پیچھے چھپی تلملاہٹ وہ بہ خوبی محسوس کر رہے تھے۔ ”اب بتاؤ میرے پورچ سے کیسے لکھو گے؟“

”مجھے تمہیں کچھ سرکاری بات بتانا ہے پھر ہم چلے جائیں گے۔“ ڈیٹل نے فیٹ تک کے سامنے ایک نوٹ کارڈ رکھا جس میں سیریل نمبر کی ترتیب جوئی کے بٹوے میں سے ایک نوٹ سے لی گئی تھی۔

”میں نے اسے لکھ لیا ہے اگر تمہیں یاد نہ رہے تو۔“
 وہی نوٹ اب ٹیرنس کے ہاتھ میں تھا جسے وہ فیٹ تک کی آنکھوں کے سامنے لہرا رہا تھا۔
 ”ہم واپس آئیں گے۔“ ٹیرنس نے اٹھتے ہوئے کہا۔
 ”اگلی بار وارنٹ لے کر آنا۔“ فیٹ تک کے پھولے ہوئے گال سرخ ہو گئے تھے۔

”تمہیں اس کی شکل دیکھنی چاہیے تھی۔ وہ کیسے بھاڑ کھانے والی نظروں سے تم دونوں کو گھور رہا تھا۔“ بریٹن گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے فیٹ تک کی صورت یاد کر کے ہنسا۔
 ”وہ پریشان تو ہوگا۔“ ڈیٹل نے کہا۔ ”لیکن جب ہم وارنٹ لے کر واپس نہیں آئیں گے تو وہ کچھ جانے گا کہ ہم وہاں میں تیر چلا رہے تھے۔“

”ہاں، سچ چاہے نشے میں ہی کیوں نہ ہو، محض اعزاز کے کی بنیاد پر ہمیں وارنٹ نہیں دے گا۔“ ٹیرنس نے کہا۔ ”لیکن ہمیں بس فیٹ تک کے ایک یا دو گھنٹے کی ضرورت ہے کہ تمام کام مکمل ہو جائیں۔“

”روکسبری تک آؤ گے گھنٹے کی ڈرائیو ہے۔“ بریٹن نے کہا۔ ”جب ہم وہاں پہنچیں گے، آئرش ٹومی ہمیں دیکھ کر خوفزدہ ہو جائے گا۔“
 ”اگر ہم آئرش ٹومی کے بارے میں درست ہیں۔“ ڈیٹل نے کہا۔

آئرش ٹومی، گلیا گرامی استعمال شدہ فرنیچر کی دکان سے اپنا آؤٹ فٹز ریکٹ چلا رہا تھا۔ کسی کو یاد نہیں تھا کہ گلیا گرام کون تھا لیکن یہ ایک محفوظ جگہ تھی تب جب سیف ہاؤسز کو فرنیچر کی ضرورت ہوتی۔

”شو ٹائم۔“ بریٹن نے کہا، جب وہ گلیا گرام کے سامنے پہنچے۔ ایک بے نشان سیاہ ٹرک کے بالکل پیچھے۔ اسٹور فرنٹ میں داخلی دروازے کے ساتھ دو پلیٹ شیشے کی کھڑکیاں تھیں۔ صوفے، کرسیاں اور میزیں ایک عام فرنیچر کی دکان کی طرح ڈھپلے پر تھیں۔ روکسبری کا دربار کے لیے ایک اچھی جگہ تھی۔

”پیچھے دیکھو۔“ ٹیرنس نے سارجنٹ بریٹن کو پیچھے جانے کا اشارہ کیا۔ ڈرائیو گاڑی کے ساتھ رہا جبکہ وہ دونوں نے اور استعمال شدہ فرنیچر میں اپنا راستہ بناتے اندر

داخل ہوئے۔ انہوں نے ایک وسیع کاؤنٹر کے پیچھے ایک میز پر آئرش ٹوی کو دیکھا۔ وہ ٹیلی فون پر تھا اور خوش نظر نہیں آ رہا تھا۔

”دیکھو، وہ ابھی تک زندہ ہے۔“ ڈیٹیل نے تیز آواز میں کہا۔ ”میں نے تم سے کہا تھا کہ وہ ابھی اس تک نہیں پہنچے ہوں گے۔“

”آپاؤئل برادران!“ آئرش ٹوی نے کہا۔ ”آپ دونوں کو دیکھ کر خوشی ہوئی۔“ وہ مسکرا رہا تھا لیکن اس کے ماتھے پر پسینے کی چمک اشارہ کر رہی تھی کہ اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔

”میں بات کر رہا ہوں ٹوی!“ ڈیٹیل نے کاؤنٹر پر اپنی کنبیاں ٹپکتے ہوئے کہا۔

”میرے پاس کہنے کو کچھ نہیں۔“

”کس بارے میں؟“ ٹیرنس نے پوچھا۔

”کچھ بھی۔“ اس نے کندھے جھٹکے۔

”تمہارے کیا چانسز ہیں ٹوی؟“ ڈیٹیل نے کہا۔

”فیٹ تک صفائی کی ہم پر ہے۔ بیک ٹرک ڈکیتی میں شامل کوئی بھی مقامی محفوظ نہیں۔“

”میں نے اس کے بارے میں سنا۔“ ٹوی نے اپنی میز سے اٹھتے ہوئے کہا۔ وہ لہجہ تھا، چوڑے کندھے اور سیاہ بال پیچھے کئے ہوئے تھے۔ ”لیکن اس کا مجھ سے کیا تعلق؟“

”تم جانتے ہو ٹوی!“ ٹیرنس نے کہا۔ ”ہم ابھی فیٹ تک سے بات کر کے آئے ہیں۔ ہمارے پاس وہ نقد رقم ہے جو جوئی فشر کے پاس تھی جب اس نے سینے پر گولی کھائی۔ ایک بڑا انجام۔ مجھے اس کے لیے افسوس ہے۔“

”وہ بھاگ سکتا تھا لیکن وہ بھاگ کر جاتا کہاں؟ اس کا منصوبہ دار کوک میں اپنے ایک کزن کے ساتھ پیچھے کا تھا۔ فیٹ تک کے آدی آدھے دن میں ہی وہ مل ڈھونڈ نکالتے۔ خیر، تم کہاں جا رہے ہو ٹوی؟“ ڈیٹیل نے کاؤنٹر پر انگلیاں بجا سکیں۔

”میں کہیں بھی کیوں جاؤں گا؟ جیسا کہ میں نے کہا، میں نے یہ سب سنا ہے لیکن میں اس میں ملوث نہیں ہوں۔“

آئرش ٹوی کا انداز سخت تھا مگر آواز کی ہلکی لڑزش نے پول کھول دی۔ ”تم لوگ یہاں کیوں آئے ہو؟“

”جسٹیس ایک موقع دینے کے لیے۔“ ٹیرنس اسے گھور رہا تھا۔ ”یہ پہلے ایک ڈکیتی تھی لیکن اب ہمارے پاس تین لائیں ہیں۔ اس کا مطلب جانتے ہو ٹوی؟“

”فیٹ تک کو معلوم ہے کہ ہم یہاں ہیں۔“ ڈیٹیل نے کہا۔ ”وہ ہمیں منہ کھولے نہیں دے سکتا۔“

”میں کیوں منہ کھولوں گا؟“ آئرش ٹوی نے پوچھا۔

”میرا مطلب ہے، مجھے کچھ نہیں پتا۔“

”سنو، ہمیں اسے ہیڈ کوارٹر لے جانا چاہیے باقاعدہ پوچھ گچھ کے لیے۔ کیا کہتے ہو ڈیٹیل؟“ ٹیرنس نے اس کی جانب رخ موڑا۔

”ہاں، اچھا خیال ہے، لیٹیفینٹ پول!“ ڈیٹیل نے سر ہلایا۔ ”ہم ٹوی کو کلین ہونے کا موقع دیں گے۔ نام بتاؤ، ایک اعترافی بیان پر دستخط کرو۔ یقیناً ڈسٹرکٹ انٹیلیجنس اس طرح کے تعاون کی صورت میں الزامات عائد کرنے سے انکار کر دیں گے۔“

”یقیناً۔“ ٹیرنس نے آئرش ٹوی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔ ”لیکن اگر اس نے تعاون کرنے سے انکار کیا تو پھر ہم کیا کریں؟“

”آسان ہے۔“ ڈیٹیل نے کہا۔ ”ہم اس کی مدد کے لیے اس کا شکریہ ادا کریں گے پھر اسے واپس یہاں چھوڑ دیں گے۔“

”ٹھیک ہے۔ پھر ہم فیٹ تک کو پوچھ گچھ کے لیے لائیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اور اس کے آدی کوئی نتیجہ اخذ نہیں کر پائیں گے کہ ٹوی نے ہم سے کس معلومات کا تبادلہ کیا۔“ ٹیرنس اب ٹوی کی خوفزدہ شکل دیکھ کر لطف لے رہا تھا۔

”تم لوگ مجھے نہیں پھنسا سکتے۔“ آئرش ٹوی نے تھوک ٹپکتے ہوئے کہا۔ ”میں ایک ایماندار تاجر ہوں۔ کسی ڈکیتی یا قتل کے بارے میں نہیں جانتا۔“

”اب یہ مضحکہ خیز بات ہے۔“ اسی وقت سارجنٹ بریٹن اسٹور کے عقب سے نمودار ہوا تھا۔ ”تم یقین نہیں کرو گے کہ میں نے اسے گھرے کے ڈبوں کے پاس زمین پر پڑا ہوا پایا۔“

”کیا تمہارے پاس وارنٹ ہے؟“ آئرش ٹوی کی آواز بلند ہوئی۔

”مجھے کوڑا اٹھانے کے لیے وارنٹ کی ضرورت نہیں ہے۔“ بریٹن کے انداز میں اطمینان تھا۔ ”لگ تو یوں رہا ہے جیسے تم شاید کسی آرڈیننس کی خلاف ورزی کر رہے تھے جس طرح تم نے روڈی کا ڈیڑھ پیچھے پیچھا کیا ہے۔ یہ دیکھو ذرا۔“

ڈیٹیل نے اس سے وہ بڑا مڑا کاغذ لیا اور فہرست پڑھنے لگا۔ یہ تین تھے۔ ہر ایک پر ایک نام تھا۔ یہ ڈکیتی کے دو دن بعد کی تاریخ تھی اور ساتھ فرنیچر اٹھانے کا نوٹیشن تھا۔

”اب کیا کہتے ہو ٹوی؟“ ڈیٹیل نے کاؤنٹر پر کاغذ کو ہموار کرتے ہوئے اپنی انگلی اس پر چھپھکی۔ ”اگر میں شرط لگانے والا آدی ہوتا اور اگر اینڈینو نیٹیشیا یا جوئی فشر میں سے کوئی بھی شرط لگانے کے لیے زندہ ہوتے، تو میں شرط لگا سکتا تھا کہ یہ وہ سیف ہاؤسز تھے جن کا تم نے فیٹ تک کی ڈکیتی کے لیے بندوبست کیا تھا۔ کیا میں ٹھیک ہوں، ٹوی؟“

آئرش ٹوی نے جواب نہیں دیا۔ اس کا چہرہ سفید پڑ چکا تھا۔

”اور تمہیں اتنا اچھا فرنیچر چھوڑنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آئی۔“ ٹیرنس نے کہا۔ ”تو تم نے اپنے آدمیوں کو اتنے اٹھانے کے لیے بھیجا۔ یا تو اس لیے کہ وہ اسے وہاں سے اٹھا کر اس کے ایک ہزار ٹکڑے کر دیں، اور یا پھر.....“

ٹیرنس نے بات ادھوری چھوڑی۔

”یا پھر کیا؟“ آئرش ٹوی کی بہت دھیمی سی بڑ بڑاہٹ لگتی تھی۔

”یا پھر وہ فرنیچر اس اسٹور میں کہیں موجود ہے۔“ ڈیٹیل نے کہا۔ ”وہ فنگر پرنٹس والا فرنیچر کیونکہ مجھے نہیں لگتا کہ تم نے اسے مٹانے کی رحمت کی ہوگی۔ کیوں ایسا ہی ہے نا؟“

ٹوی اپنی کرسی پر گر پڑا۔ ”مجھے ضمانت چاہیے، تحریری طور پر۔“

وہ بات چیت کرنے اسے ہیڈ کوارٹر لے آئے تھے۔ ٹوی نے کافی شرافت کا مظاہرہ کیا۔ وہ جانتا تھا کہ اس کے پاس وہ ہے جو پوچھ گچھ جانتی ہے اور وہ اسے اپنے بہترین فائدے کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔

”تم ہمیں جاننے ہو ٹوی! ہم اپنی بات برقرار رکھتے ہیں۔“

”یہ تم دونوں نہیں ہو جس کی مجھے فکر ہے۔ میں تمہیں اس وقت تک کچھ نہیں بتا سکتا جب تک کہ ڈی اے اس بات پر اتفاق نہ کر لے کہ مجھے استغاثہ سے اسٹیجی حاصل ہے۔“

ٹوی نے پیچھے ٹپک لگاتے ہوئے اور بازو اپنے سینے پر باندھتے ہوئے کہا۔

”یہ کیسے کام کرے گا۔“ ڈیٹیل نے کہا۔ ”ہم یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ تمہیں کس چیز سے اسٹیجی چاہیے۔ ہمیں تم سے جانتا ہے بیک ٹرک ڈکیتی میں تمہارا کیا کردار تھا۔ تم نے فیٹ تک کے لیے کیا کیا۔ تمہارا اس سے کیا رابطہ تھا۔ تب ہم تمہارے اسٹیجی پر بات کریں گے جس کا دائرہ تینوں مرڈرز تک بھی ہوگا۔ مجھے یقین ہے تم ان الزامات میں نہیں پھنسا چاہو گے۔“

ریگ رولز

اس دوشیزہ کے عزم و حوصلے کی طویل سرگزشت جس نے ایک عالم کو چونکایا۔ جہد مسلسل کی ایک ناقابل فراموش داستان۔ ان لہو رنگ واقعات کو کہانی کی شکل دی ہے

علامہ قادر

پندرہویں سال پر مختصر کہانیاں

”کوئی ریکارڈنگ نہیں، کوئی دستخط شدہ بیانات نہیں۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں کیا جانتا ہوں پھر تم ڈی اے سے اسٹی کی بات کرو۔“ آئرش ٹومی نے کہا۔ ”اگر تم اس سے مطمئن ہو تو میں ڈیل کرنے کے لیے تیار ہوں۔“

بول بھائیوں نے ایک دوسرے سے سرگوشیوں میں کچھ دیر بات کی۔ ایسا لگتا تھا کہ اس کے پاس محسوس معلومات ہیں۔

”ڈیل۔“ ڈیٹل نے کہا۔ ”اور کچھ؟“

”ہاں۔ میں دوسری جگہ منتقل ہونا چاہتا ہوں۔ ایک نئی پیمانہ۔ دوبارہ شروع کرنے کے لیے کیش۔“ وہ بولا۔

”رکو۔“ ٹیرنس نے کہا۔ ”صرف فیڈ زئی ایسا کر سکتے ہیں۔ ہم اس پر عمل نہیں کر سکتے۔“

”تو کوئی راستہ تلاش کرو۔ ڈسٹرکٹ انٹارنی سے پوچھو۔“ آئرش ٹومی نے کہا۔

”میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہم کریں گے لیکن پہلے اس پر آگے بڑھیں؟ ہمیں پوری کہانی بتاؤ۔ اگر تم مطمئن کرنے میں کامیاب ہو گئے تو ہم آگے تک یہ بات بھی پہنچا دیں گے۔“ ٹیرنس نے یقین دلایا تھا اور آئرش ٹومی شروع ہو گیا۔

اس نے فیٹ تک کے ساتھ پیراہ راستہ کام کیا تھا۔ اسے ضروریات کی فہرست دی گئی تھی جس میں سیف ہاؤسز اور کچی چوری شدہ کاریں، ہر چیز پر کاغذی کارروائی ہوتی تھی۔ کاروں کی رجسٹریشن ہو چکی تھی اور مکانات کو جوئے ناموں سے کرائے پر دیا گیا تھا۔ فیٹ تک نے یہ نہیں بتایا تھا کہ کام کیا ہے لیکن آئرش ٹومی نے تمام گھروں میں کھانا اور شراب خود پہنچا دی تھی۔ اس نے غنڈوں کو بات کرتے ہوئے سنا تھا اور وہ جانتا تھا کہ وہ ایک بینک ٹرک کو لوٹنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ بعد میں اس نے ایک افواہ سنی تھی کہ جی والش نے ڈسکس کی لوٹ میں کچھ ہیر پھیر کی ہے اور یہ کہ فیٹ تک اس پر غار کھائے بیٹھا ہے لیکن اس نے یہ نہیں سوچا تھا کہ وہ تمام مقامی گواہوں کو رستے سے ہٹانے کا پلان بنا رہا ہے۔

”کیا اتنا کافی ہے؟“ آئرش ٹومی نے پوچھا۔ ”پھر ڈی اے سے بات کرو۔ میں کاغذات پر دستخط کرتا ہوں۔“

ڈسٹرکٹ انٹارنی لیڈس بنی تھوڑی دیر بعد پہنچا۔ وہ فیٹ تک کی گرفتاری کے لیے آئرش ٹومی کے ساتھ ڈیل کرنے کو تیار تھا، وہ بھی اس صورت میں جب ٹومی ڈسکس کا

براہ راست حصہ نہیں تھا اور نہ ہی اس کے جرائم پر تشدد تھے۔ بلی کے مطابق ایک اچھا وکیل یہ دلیل بھی دے سکتا ہے کہ ٹومی کو اصل منصوبے کا علم نہیں تھا اور جو الزامات وہ اس پر لگا رہے تھے وہ بہت معمولی ہوں گے۔

”مجھے تمہارے تحریری بیان کی بنیاد پر استغاثہ سے اسٹی دینے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اگر یہ اس سے میل کھاتا ہے جو تم نے ان ڈسکس کو بتایا ہے۔“ بلی نے اپنا بریف کیس کھولتے ہوئے ٹومی سے کہا۔ ”میرے پاس دستخط کرنے کے لیے کاغذات تیار ہیں لیکن میں تمہیں دوسری جگہ منتقل کرنے کے بارے میں کچھ نہیں کر سکتا۔ یہ ایک وفاقی معاملہ ہے جبکہ یہ کیس وفاقی نہیں ہے۔“

”میں نے سنا ہے کہ یہ ایک بار ہو چکا ہے۔“ ٹومی نے واپس اپنے سینے پر بازو باندھ کر کہا۔ یہ شاید اس کی عادت تھی۔

بلی نے سر ہلایا۔ ”ایف بی آئی نے موقع پر گواہوں کی حفاظت کے لیے نئی شاخیں دستاویزات بنائی ہیں۔ اس کی قانونی بنیاد 1871 کے ایکٹ کے تحت آتی ہے جسے کانگریس نے ان گواہوں کی حفاظت کے لیے پاس کیا تھا جنہوں نے Klan کے اراکین کے خلاف گواہی دی تھی۔“

”فیٹ تک بھی اتنا ہی برا ہے۔“ ڈیٹل نے کہا۔ ”کیا ہم اس قانون کو استعمال نہیں کر سکتے؟“

”نہیں، ہم نہیں کر سکتے۔“ بلی نے کہا۔ ”لیکن وفاقی حکومت کر سکتی ہے۔ ایف بی آئی کر سکتی ہے۔“

”پھر ایف بی آئی کو لاؤ۔“ آئرش ٹومی نے کہا۔ ”میں اپنے بیان پر سائن کروں گا اور ہم اپنے اپنے راستے ہوں گے۔“

”یہاں ان کے لیے کچھ نہیں ہے، ٹومی! ٹیرنس نے کہا۔ ”کہنے کے لیے معذرت لیکن یہی سچائی ہے اور تم جانتے ہو کہ وہ کچھ دودھ اور کچھ لوکے اصول پر چلتے ہیں۔“

”کیا ہوا اگر میرے پاس کچھ اور ہو تو؟ کوئی ایسا چیز جس میں یقیناً فیڈ زکو روک چکی ہوگی؟“

”ضرور۔“ بلی نے کہا۔ ”میں سنا چاہتا ہوں کہ وہ کیا ہے؟“

”رکو۔“ ٹیرنس نے کہا۔ ”اس سے پہلے کہ ہم آگے بڑھیں، ہم اپنے کاغذات پر دستخط کیوں نہیں کر لیتے؟ میں نے ٹومی کا بیان ٹاپ کر لیا ہے۔ ہم جانے کے لیے تیار ہیں۔“

”پہلے ایف بی آئی۔“ ٹومی اٹل سمجھ میں بولا۔ ”پھر میں سائن کروں گا۔“

سار جنت برٹین سینڈ وچ اور کافی لے کر آیا جب وہ

وہاں پہنچا ایجنٹ جان سلوان کا انتظار کر رہے تھے۔ آئرش ٹومی انہیں بتاتا رہا کہ وہ سب سن کر خوش ہوں گے کہ اس کے پاس معلومات کا کون سا خزانہ ہے۔ سلوان کے وہاں پہنچنے تک کمرے میں سگریٹ کا دھواں، ٹیڑھی کافی اور سینڈ وچ بھٹی ہوئی تھی۔

”مجھے امید ہے کہ کوئی کام کی بات ہوگی۔“ سلوان نے آئرش ٹومی کے پاس بیٹھے ہوئے کہا۔ ”اور میں کسی استعمال شدہ ہتھیار کے لیے نہیں آیا ہوں۔“

”ٹومی نے ہمیں یقین دلایا ہے۔“ ڈیٹل نے کہا۔ ”یہ فیٹ تک کی گرفتاری کے لیے تعاون کر رہا ہے لیکن اس کے بعد وہ کہیں اور منتقل ہونا چاہتا ہے اور یہ تمہارا ڈیپارٹمنٹ ہے۔“

”پہلے میں چاہتا ہوں کہ تم جان لو کہ آج ہی میں نے ان دونوں جاسوسوں کے بارے میں سنا تھا جنہیں تم لوگ ڈھونڈ رہے ہو۔“ آئرش ٹومی نے کہا۔

ایجنٹ سلوان اپنی کرسی پر تھوڑا سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

”میں اپنے کان کھلے رکھتا ہوں۔ تم جانتے ہو اس لیے مجھے تفصیل مل گئی۔“

”ٹھیک ہے، ٹومی! یہ اچھا ہے۔“ ڈیٹل نے کہا۔ ”تم کیا جانتے ہو؟“

”مجھے لگتا ہے کہ میں جانتا ہوں کہ وہ کہاں ہیں۔“ آئرش ٹومی نے کہا۔ ”میں تمہیں ان کے دروازے تک لے جا سکتا ہوں۔“

”تمہیں لگتا ہے کہ تم جانتے ہو؟“ سلوان نے پوچھا۔

”میں جانتا ہوں کہ انہوں نے کس جگہ کو کرائے پر لیا ہے۔“ آئرش ٹومی نے کہا۔ ”وہ دو دن پہلے منتقل ہوئے تھے۔“

اگر تمہاری فراہم کردہ معلومات جھوٹی نکلیں تو میں تمہیں دشمن کی مدد کے الزام میں گرفتار بھی کر سکتا ہوں۔ لہذا ال بارے میں بہت احتیاط سے سوچ کر بتاؤ۔“ سلوان کے تنبیہ لہجے میں دھمکی چھپی تھی۔

”مجھے ایسا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میری معلومات ٹھوس ہیں۔“ ٹومی نے کہا۔ ”کچھ دن پہلے ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہا کہ یہ دونوں لوگ نیو یارک سٹی میں جگہ تلاش کر رہے ہیں۔ اتنا میں تمہیں مفت میں بتاتا ہوں۔ باقی سب کچھ سائن ہونے کے بعد۔“ ٹومی نے ہاتھ اٹھالے۔

یونٹن میں یو ایس ڈسٹرکٹ کورٹ سے فیڈرل انٹارنی

دور کے ڈھول سہانے

☆ یہ حقیقت ہے کہ جو چیز ہمارے پاس ہوتی ہے، ہم اس کی قدر نہیں کرتے اور جو چیز ہماری پہنچ سے دور ہے، ہم اس کے پیچھے لپکتے ہیں۔

☆ تعریف اور پسندیدگی کی عمر بہت مختصر ہوتی ہے۔ اس سے واقفیت بڑھنے اور اسے قریب سے دیکھنے کے بعد یہ جذبات بہت جلد ختم ہو جاتے ہیں۔

☆ ہمیں اپنے قریب کی چیز میں کشش محسوس نہیں ہوتی بلکہ دور کی چیز ہمیں حسین دکھائی دیتی ہے۔ قریب جا کر پتا چلتا ہے کہ یہ قریب نظر تھا، سراب تھا۔

☆ ستاروں کو زمین پر کھڑے ہو کر دیکھو تو دلکش لگتے ہیں مگر پاس جا کر پتا چلتا ہے کہ یہ بخر تو ہیں سوچیں گران کی روشنی بھی چرائی ہوئی ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے ”دور کے ڈھول سہانے ہوتے ہیں۔“

رانگ نمبر

آج صبح ہی بیوی کا فون آیا۔ روری تھی۔ مجھ کو سوری بھی کہا۔ اسی روتے ہوئے اعزاز میں بولی۔

”تم سے بھی جھگڑا نہیں کروں گی۔ ہر بات سنوں گی۔ جو کہو گے، کروں گی۔“

یہ سب کچھ سن کر میرا دل بھی دھل آیا۔ پتا نہیں کس کی بیوی تھی۔ رانگ نمبر تھا۔ لیکن اچھا لگا۔

امدنی اور زکوٰۃ

رشتہ طے کرتے وقت لڑکے کی آمدنی بڑھا چڑھا کر بیان کرنے والے ہر طے کرتے وقت اتنے غریب بن جاتے ہیں کہ لگتا ہے زکوٰۃ پر گزر رہے۔

خاموش

شوہر نے چوہم خرید کر بیوی کو کھانے کے لیے دی۔ بیوی: آپ نے اپنے لیے کیوں نہیں لی؟ شوہر: میں تو دیے بھی خاموش رہ سکتا ہوں۔

بیوی

یہ عورتوں کی زندگی اتنی لمبی، حسین، ہنسی مسکراتی اور فیشن سے آزاد کیسے ہوتی ہے۔

دوست: کیونکہ عورت کی کوئی بیوی نہیں ہوتی۔ (مرسلہ: محمد انور ندیم، جویلی لکھا، اداکارہ)

کے آنے میں مزید دو گھنٹے لگ گئے۔ سیوان نے کال کرنے کے لیے ڈینل کی میز پر موجود ٹیلی فون کا استعمال کیا۔

فیڈرل اٹارنی نے ایک دستاویز تیار کی جس میں تحفظ اور نقل مکانی کے بیکنگ کی تفصیل دی گئی جسے آئرش ٹوی نے منکور کیا۔ پھر اس نے گواہ کے بیان پر دستخط کیے اور ڈی اے بیکی سے جیل سے باہر نکلنے کا کارڈ حاصل کیا۔

”وہ مین بن کے مشرقی جانب 39 بیک مین پلیس پر ہیں۔“ آئرش ٹوی نے کہا۔ ”نیویارک میں میرا ایک دوست ہے اسی بزنس میں، اس لیے جب اس آدمی نے کہا کہ انہیں نیویارک شہر میں کوئی جگہ چاہیے تو میں نے اپنے دوست کو فون کیا۔ میں نے اسے ان کی ڈیمانڈز بتائیں اور اس نے بالکل ویسی ہی جگہ انہیں ڈھونڈ دی۔“

”اور وہ کیسی جگہ چاہتے تھے؟“ سیوان نے پوچھا۔ ”مین بن میں ایک ایسی عمارت جس میں اسکیل کے فریم کی تعمیر نہ ہو۔ کوئی اسکیل کی شبیہ نہیں۔“

”جہیں یہ عجیب نہیں لگا؟“ سیوان کو حیرت ہوئی۔ ”میرے کاروبار میں..... میرا پرانا کاروبار..... میں سوال نہیں پوچھتا۔ جیسا کہ میں نے کہا، مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ لوگ کون ہیں۔ میں نے انہیں ٹرین میں بٹھایا اور مین بن میں اپنے دوست کے حوالے کر دیا۔ وہ ان کے بارے میں مجھ سے بھی کم جانتا ہے۔ وہ انہیں صرف اپارٹمنٹ میں لے گیا اور انہیں چابیاں دیں۔“

سیوان نے کہا۔ ”ان کا حلیہ بیان کرو۔“ ”ایک لڑکا بالکل خاموش تھا۔ دوسرا انگریزی بول رہا تھا۔ لگ رہا تھا جیسے وہ بیسٹ کار بننے والا ہو۔ اس نے کہا اس کا دوست پولش ہے۔ پتلا، سیاہ بالوں والا، بالکل تمہاری بیان کی گئی تفصیل کی طرح۔“

”اسکیل کے شبیروں کی کیا اہمیت ہے؟“ بیکی نے پوچھا۔ ”اسکیل ریڈیو ٹرانسمیشن کو روک سکتا ہے۔“ سیوان سمجھانے لگا۔ ”وہ واضح طور پر ایک ریڈیو بتانے اور جرمنی کو پیغامات بھیجنے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ یا ریاستوں میں دوسرے ایجنٹ۔“

”ارے، ہم یہاں محفوظ تو ہیں نا؟“ آئرش ٹوی یہ سن کر گھبرا یا۔

”بے فکر رہو۔ تم یہاں بالکل محفوظ ہو۔“ سیوان مسکرایا۔ ”تم اس وقت تک ہماری حفاظتی تحویل میں ہی رہو گے جب تک ہم ان سب کی تصدیق نہیں کر لیتے۔“

☆☆☆

کافی رات ہو چکی تھی۔ تلاشی کے وارنٹ سے لیس، ڈینل اور لیرنس نے آدھی رات کو ڈیڑھ بجے فیٹ تک کے گھر پر دھاوا بولا۔

پولیس کی کار کی اسپاٹ لائٹس کچھ کیوں پر اور اطراف میں پکڑتے منظر کو روشن کر رہی تھیں۔ انہوں نے دس سینڈ انٹھار کیا اور پھر مزید دیر کیے بغیر اندر گھسے چلے گئے۔

فیٹ تک آدمی رات کو پڑنے والی اس اچانک افتاد پر گھبرا یا ہوا ریشمی پاجامے میں ملبوس جھوکر کھڑے ہوئے باہر نکلا۔ یہ آسان حصہ تھا۔ اس کی پروگشت کلائیوں پر کھ لگانا مشکل تھا۔ وہ اسٹیشن سے پھٹکڑیوں کا سب سے بڑا جوڑا لائے تھے لیکن اس کے باوجود جیم فیٹ تک کے بازوؤں کو اس کی پیٹھ کے پیچھے کر کے باندھنے میں ناکام رہے لہذا انہوں نے یہ کوشش ہی ترک کر دی۔ یہ فیصلہ کرتے ہوئے کہ وہ بھاگنے والا نہیں تھا، انہوں نے اس کے ہاتھ آگے کر دیے۔

ڈینل نے تک کو بتایا کہ وہ زیر حراست ہے اور وضاحت کی کہ وہ اوپر کی منزل پر قلعہ بورڈز سے کوڈ شروع کرتے ہوئے نیچے کی طرف آئیں گے۔ اگر انہیں کوئی رقم نہیں ملی تو وہ ڈیواریں گرا کر بھی دیکھ سکتے ہیں۔ اس لیے بہتر ہے وہ خود بتا دے۔

فیٹ تک نے ایک لمحے کے لیے بددعا میں بددعا میں، پھر اپنی پیاری بیوی کو رات کے کپڑوں میں ملبوس، سیڑھیوں پر روتے ہوئے دیکھا۔

”اوپر گیسٹ بیڈ روم میں بیڈ کو کھسکا کر قلعہ بورڈز کے نیچے۔“ وہ مرتا کیا نہ کرتا کے معداق کر اپنے والے انداز میں گویا ہوا تھا۔

اور دس منٹ بعد مارجنٹ برٹین سمیت کئی پولیس اہلکار پیسوں کے تھیلے لے کر سامنے والے دروازے سے باہر نکل رہے تھے۔ مزبور کو کچھ گھنٹوں بعد چھوڑ دیا گیا تھا۔ اسٹیشن پر ضروری کافذی کا دروازی کے چند گھنٹے بعد تک، ڈینل ایجنٹ سیوان کے ساتھ جنوب کی طرف چلے جانے والی ٹرین میں تھا۔

”اس کے لیے تم میرے مقروض ہو۔“ سیوان نے کہا جب وہ اور ڈینل ٹرین سے اترے اور گرینڈ سینٹرل ٹرینس سے سورن کی روشنی کی طرف چلے۔ ”یاد رکھو، تم یہاں ایک بمبر کے طور پر آئے ہو اس لیے اچھے برتاؤ کا مظاہرہ کرنا۔“ وہ اسے چھیڑ رہا تھا۔

”ادھ، جانی اسے مت بھولو کہ یہ کس نے چاندی کے قال میں تم فیڈرل اٹارنی کے لیے پیش کیا۔ تمہیں کوئی اندازہ نہیں تھا کہ وہ کہاں ہیں، یاد ہے؟“ ڈینل نے مسکراتے ہوئے یاد دلانا ضروری سمجھا۔

”کوئی کچھ نہیں تھا لیکن میں نے بھی اس کی شکایت نہیں کی، ڈینی!“ سیوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اسی وقت ان سے ایف بی آئی کے دو ایجنٹ آکر ملے۔ اپنے منڈے سوٹ میں وہ جڑواں اسکاؤٹس کی طرح نظر آتے تھے۔ ایک مین پلیس تک پہنچنے میں انہیں بس کچھ ہی دیر لگی جہاں شاٹ گنوں سے لیس دوسرے ایجنٹ ایک پولیٹیکل ڈرک کی آڑ لے کر کوئی پر تیار کھڑے تھے۔

سیوان، ڈینل اور ان کے دو ایجنٹ عمارت کے عقب میں آئے تھے۔ باقی آدمی سامنے والے دروازے میں جا رہے تھے۔ نیویارک سٹی پولیس والوں کو مختصر کی کے دونوں سروں کو روکنے کے لیے تنویریں کیا گیا تھا۔

اور پھر یہ چند ہی منٹوں کا حیل ثابت ہوا۔ جب سیوان پچھلی سیڑھیوں سے اوپر کی طرف گیا۔ دوسرے ایجنٹ ان دونوں کو پھٹکڑیاں لگا کر سامنے والے دروازے سے باہر لے جا رہے تھے۔ گہرے بالوں والے اور دنبے پتلے، جیسے ان کا حلیہ بیان کیا گیا تھا۔

”یہاں دیکھو۔“ ڈینل اپنا رپوالور تھا۔ ایک میز کے قریب پہنچا۔ ایک ریڈیو پیٹنٹ بیک کے اوپر تانبے کے تاروں کے کولے تھے۔ ریڈیو کے پرزے میز پر پھیلے ہوئے تھے۔ ایک بڑا سیکنڈ ہینڈ ریڈیو فریش پر پڑا تھا جس کا ڈنل پہلے ہی ہٹا دیا گیا تھا۔

”ویل، آئرش ٹوی کا شکر یہ۔“ سیوان نے سامان کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ ”کون کہتا ہے کہ آئرش اس جنگ میں غیر جانبدار ہیں۔“

”دونوں ہی جاسوس پکڑے گئے، فیٹ تک جیسی بڑی مچھلی ہاتھ لگی اور تین ٹنل حل ہوئے۔ ہمیں بوڑھے ٹوی کے لیے ایک گلاس اٹھانے کی ضرورت ہے۔“

”ایک نہیں، کئی گلاس، ڈینی! ویسے بھی ایف بی آئی ادا لگی کر رہی ہے لیکن چوبیس گھنٹے تک میں کوئی غلط کام نہیں کر سکتا۔ مجھے ایڈمرل جے ہوور کے سامنے شرافت کا مظاہرہ کرنا ہے۔“ سیوان نے کہا۔ ڈائریکٹر کا نام لیتے ہوئے اس کی آواز دھیمی ہوئی تھی۔ اور ڈینل ہنسنے لگا تھا۔

363636

بہترین تحریریں، لا جواب روداد اور اعلیٰ داستانیں پڑھنے والوں کے لیے سرگزشت کا مطالعہ ضروری ہے

سرگزشت کراچی

3 مارچ 2023 کی جنگیں

نوائے دل

معروف نغمہ نگار کی دکھ بھری زندگی کا تسلسل

سنگری

ایک الگ انداز کی شکار کہانی

روان دست

مقبول نگار طاہر جاوید مغل کا زندگی نامہ، انہی کی زبانی

روان دست

راولپنڈی کی گلیوں سے ابھری ایک معروف شاعری پیار کہانی زیر عشق

سفید پوش جسبرائیم کی طویل سرگزشت۔ ریگ روان

ان کے علاوہ

سولہ سے زائد نئے واقعات، سچ بیانات، نئے قصے وہ سب کچھ جو آپ پڑھنا چاہتے ہیں